Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۴ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۶ہش ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۰۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان جب متقی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے اور اسکے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے

تب اسے ہر تنگی سے نجات مل جاتی ہے اور خدا تعالیٰ تمام مشکلات سے اسے بچا لیتا ہے

"ہماری جماعت جو دن رات نشانات کو دیکھتی ہے اسے چاہیئے کہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جو شخص امن کے زمانہ میں خدا سے ڈرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والے زمانہ میں تو ہر ایک ڈرتا ہے۔ جب سونٹا اُٹھایا جاوے تو اس سے بھیڑ، بکری، کُتّا، بلّی سب ڈرتے ہیں۔ انسان کی اِس میں کونسی خوبی ہے۔ یہ تو اس حالت میں اُن سے جا ملا۔ اس کی دانشمندی اور دُور بینی کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ پہلے ہی سے ڈرتا.... حقیقی ایمان ایک موت ہے جب تک انسان اس موت کو اختیار نہ کرے دوسری زندگی مل نہیں سکتی۔

جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں، اُن کو نفس نے دھوکا دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اُس حد تک نہ پی وے تو شفاء کی اُمّید رکھنی فضول ہے، مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس۱۰ تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک ہی قطرہ کافی سمجھتا ہے یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں پر رحم کرتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور اُس کے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے اور پھر اُس کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے نہ صرف نجات بلکہ یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ پس یاد رکھو جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے خدا تعالیٰ اُس کو مشکلات سے رہائی دیتا ہے اور انعام و اکرام بھی کرتا ہے اور پھر متقی خدا کے ولی ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ ہی اکرام کا باعث ہے۔ کوئی خواہ کتنا ہی لکھا پڑھا ہوا ہو وہ اُس کی عزت و تکریم کا باعث نہیں اگر متقی نہ ہو۔ لیکن ادنیٰ درجہ کا آدمی بالکل اُمّی ہو مگر متقی ہو وہ معزّز ہو گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۶۱، صفحہ ۳۶۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔ ضعف کی شکایت ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے، آمین

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل بھی بے ہوشی طاری رہی۔ بیڈ سورز بہت بڑھ گئے ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

دُعائے خاص کی درخواست

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

کل مورخہ ۱۲ مئی کو انگلستان سے فون آیا ہے کہ عزیزم مبشر احمد سلمہ کا اپریشن محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور احبابِ جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں کامیاب ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ خاکسار پھر عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور خاص فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

آپ کا بھائی

۱۳/۵/۷۷ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۱۳ مئی ۱۹۷۷ء

مغربی اقوام کی خوشحالی اور اس میں پوشیدہ خطرات

جیسا کہ ہم گزشتہ اداریہ میں اس امر کو تفصیل سے واضح کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کیلئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ فلاح آخرت کو اپنا مطمح نظر بنائیں اور دنیا میں اس طرح زندگی بسر کریں کہ جس کے نتیجہ میں ان کی عاقبت محمود ہو سکے اور وہ جہان اخروی کی لازوال نعمتوں کے وارث بن سکیں۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک قانون اور سنت کا بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ آخرت کو فراموش کر کے محض دنیوی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی اموال عطا کر دیتا ہے اور مادی ترقی کی راہیں ان پر کھول دیتا ہے لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

ہر چند کہ فلاح آخرت سے محرومی انسان کی انتہائی بدقسمتی اور حرماں نصیبی پر دلالت کرتی ہے پھر بھی دنیوی اموال اور یہاں کے فانی عیش و آرام میں انسانوں کے لئے اتنی کشش ہوتی ہے کہ بسا اوقات بعض عاقبت نااندیش آخرت پر ظاہری ایمان رکھنے کے باوجود ان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور پھر ان میں ایسے غرق ہوتے ہیں کہ اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں اور بالآخر مال کی حد سے زیادہ محبت کا انہیں اس دنیا میں بھی خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مال کو انسان کے لئے فتنہ قرار دیا ہے۔

دنیوی اموال کی کشش کس طرح عاقبت نااندیشوں کو اپنی طرف مائل کر کے انہیں خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَة کا مصداق بنانے کا موجب بنتی ہے اس کی سب سے واضح مثال قارون کے حالات میں ملتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاصی تفصیل سے بیان کر کے مال کی محبت کے عبرتناک انجام سے بہت ہی مؤثر انداز میں خبردار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے یہ بتایا ہے کہ قارون آخرت کو یکسر فراموش کر کے دولت سمیٹنے کی فکر میں لگا ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق اسے بہت بڑے بڑے خزانوں کا مالک بنا دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ اس دولت کو اس طرح خرچ کرتا کہ جس کے نتیجہ میں اس کی عاقبت محمود ہوتی اور وہ جہان اخروی کی لازوال نعمتوں کا وارث قرار پاتا اس نے اپنی دولت پر بے جا فخر کرتے ہوئے اسے ظلم اور فساد کا ذریعہ بنا لیا اور جب قوم کے سمجھدار لوگوں نے جو دنیا کی بے ثباتی اور مال کی بے جا محبت کی مضرت سے پورے طور پر آگاہ تھے اسے نصیحت کی کہ وہ اس دولت پر فخر نہ کرے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اسے اخروی زندگی کے گھر کی تلاش کا ذریعہ بنائے اور وہ اس طرح کہ جیسے اللہ نے اس پر احسان کیا ہے وہ بھی لوگوں پر احسان کرے اور دولت کے ایک بڑے حصہ کو ان کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کے لئے وقف رکھے تو بجائے اس کے کہ وہ ان کی اس نصیحت پر عمل کرتا اس نے انہیں جھڑک کر یہ جواب دیا کہ اس نے یہ دولت اپنی لیاقت اور اپنی محنت سے خود حاصل کی ہے اسے وہ دوسروں پر کیوں خرچ کرے۔ جہاں آخرت پر ایمان رکھنے والے سمجھدار لوگوں نے اسے یہ نصیحت کی اور اسے مال کی محبت کے برے انجام سے ڈرایا وہاں بعض ناسمجھ اور عاقبت نااندیش لوگوں کے دلوں میں قارون ہی کی طرح دولت کمانے اور عیش و آرام میں زندگی بسر کرنے کی خواہش کروٹیں لینے لگی۔ وہ بھی مال کی محبت میں گرفتار ہو کر آخرت کو بھلا بیٹھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے عاقبت نااندیشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝" (القصص آیت: ۸۰)

ترجمہ: (ایک دن ایسا ہوا کہ) قارون اپنی زینت (اپنی شان و شوکت) کے ساتھ نکلا۔ اس پر وہ لوگ جو کہ دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے تھے بول اٹھے کہ اے کاش! ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا۔ اس کو تو (دنیا کا ایک) بہت بڑا حصہ ملا ہے

اس سے ظاہر ہے کہ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا میں ایسی کشش ہے کہ بعض ناپختہ کار اور کمزور ایمان رکھنے والے بھی اس کی محبت میں گرفتار ہو کر صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ اس سے بچتے وہی ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہو اور جو تقویٰ اللہ سے مزین ہوں۔ جہاں خام طبع اور [illegible] ایسے قارون ہی کی طرح دولت سمیٹنے کی فکر میں گھلنے لگے وہاں راسخ الایمان لوگ جنہیں بصیرت عطا کی گئی تھی ان کی اس روش پر تڑپ اٹھے اور انہوں نے ان ناپختہ کار لوگوں کو مخاطب کر کے ان کی اس لغزش پر انہیں ڈانٹا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سرزنش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝" (القصص آیت ۸۱)

ترجمہ: اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ بولے (دنیا کو اپنی زندگی کا مطمح نظر بنانے والو) تمہارا ستیاناس! اللہ کی طرف سے ملنے والی جزاء ایمان لانے اور ایمان کے مناسب حال عمل کرنے والے کے لئے بہت اچھی ہوتی ہے اور یہ (جزاء) صرف صبر کرنے والوں کا گروہ ہی پاتا ہے۔

اہل علم اور اہل بصیرت ساتھیوں کی اس نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ بدستور حصول دولت کی خواہش میں گھلتے رہے اور یہ امنگ رہ رہ کر ان کے دلوں میں اٹھتی رہی کہ وہ بھی قارون کے نقش قدم پر چلیں اور شان و شوکت کے ساتھ عیش و آرام میں زندگی گزاریں۔ ان کی آنکھیں اس وقت کھلیں جب اللہ تعالیٰ نے قارون اور اس کے قبیلہ کو حب جاہ اور حب مال کے زیر اثر مکروہات دنیا میں مبتلا کر دیا اور وہ تباہی کے کنارے جا لگے اور کوئی انہیں بچا نہ سکا۔ اس پر ان ناپختہ کار لوگوں کو جو ایمان میں از حد کمزور تھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے قارون کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اس وقت ان پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ دولت کا میسر آنا تو ایک بہت بڑا ابتلاء اور امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا انسان اس امتحان میں سرخرو نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو یہ دولت جس کے حصول کی خواہش میں انسان گھل رہا ہوتا ہے اسے مکروہات دنیا میں مبتلا کر کے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة کا مصداق بنا دیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قارون کے انجام اور اس کے نقش قدم پر چل کر دولت حاصل کرنے کی خواہش میں گھلنے والوں کے احساسات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۟ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝"

(القصص آیات ۸۲، ۸۳)

ترجمہ: پھر ہم نے اس کو اور اس کے قبیلہ کو مکروہات دنیا میں مبتلا کر دیا (مراد یہ کہ وہ ذلیل ہو کر رہ گئے) اور کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور کسی تدبیر سے بھی وہ (اپنے دشمن سے) بچ نہ سکا۔ اور وہ لوگ جو کل تک اس کے مقام پر ہونے کی تمنا کرتے تھے کہنے لگ گئے (اے قارون) تجھ پر ہلاکت ہو۔ اللہ ہی یقیناً اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے۔ رزق میں فراخی کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی کرتا ہے۔ اگر ہم پر اللہ نے احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی مصیبتوں کا شکار کر دیتا۔ تجھ پر ہلاکت ہو (بات یہی ہے کہ) کافر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

الغرض آخرت کو فراموش کر کے زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا میں مستغرق رہنا ہلاکت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان آخرت کی فلاح سے ہی محروم نہیں ہوتا جو بجائے خود بہت ہی بڑی ہلاکت ہے بلکہ کثرت مال اور اس کا غلط استعمال اس دنیا میں بھی بالآخر اسے مبتلائے عذاب کر کے ذلیل اور رسوا کر کے رکھ دیتا ہے اور جب خدائی فیصلہ صادر ہو جائے تو کوئی اسے اس ذلت و رسوائی سے بچا نہیں سکتا۔ اندریں صورت یہ امر اشد ضروری ہے کہ آخرت پر ایمان رکھتے اور اس کے مطابق اعمال بجا لاتے ہوئے دنیوی کاروبار میں مشغول ہونے والے خاص تعہد کے ساتھ اپنے آپ کو مرغوبات دنیا کی طرف مائل ہونے سے بچائیں اور زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا میں مستغرق رہنے والوں کی کسی حال میں بھی پیروی نہ کریں اور ان کی غفلت کا شکار کرنے والی خوشحالی کو للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں بلکہ ایمان بالآخرت کی متعین کردہ صاف اور سیدھی راہ پر پورے استقلال سے گامزن رہیں۔

اس زمانہ میں دہریت کے چنگل میں پھنسی ہوئی بے قید زندگی گزارنے والی مغرب کی مالدار و خوشحال قومیں جنہوں نے فَسَاد فِى الْاَرْض کے ذریعہ دنیا کا امن برباد کر رکھا ہے۔ قارون کی قائمقام ہیں اور مکروہات دنیا میں مبتلا ہونے کے باعث ایک ہولناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہیں اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی خوشحالی کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے سے بڑی سختی کے ساتھ بار بار منع فرمایا ہے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانوروں سے حُسنِ سلوک

(مکرم افتخار احمد صاحب چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ مقامِ معرفت کے پھولوں سے لدی ہوئی اور شعور کے عطر سے معطر ہے اور یہ اسلئے کہ آپؐ کے اعمال واقوال بالارادہ اور یقین کی بنیاد پر ہیں گویا ایسی حسین سیرت کا متحمل ہونا فضلِ خدا اور آپؐ کا فرضِ اولین تھا۔ چنانچہ اِس حُسنِ اخلاق کو آشکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ (المعطا)

خدائے عزّ وجلّ کا آپؐ کی زبان مبارک سے یہ کہلوانا کہ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (ص: ۸۶) "میرے اخلاق تکلف اور تصنع سے نہیں"۔ مذکورہ بالا دعویٰ کی تعریف میں سونے پر سہاگہ کا کام کرتا ہے۔ پھر فرمایا:-

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝
(ن: ۴)

یعنی آپؐ نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہیں۔

اور کیا خوب فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہ ؎

اِنّی اَدٰی فی وجھك المتھلّلِ
شَانًا یفوق شمائلَ الانسانِ

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے چہرے میں ایسی شان دیکھتا ہوں جو شمائلِ انسانی سے بالاتر ہے۔

لاکھ لاکھ درود اور سلام ہوں میرے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہٗ نفسی وامّی وابی) پر جنہوں نے رحمۃ للعٰلمین ہونے کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ آپؐ نے بچے، بوڑھے، جوان اور عورت سب کے حقوق مقرر فرما دیئے ہیں۔ غلاموں اور لونڈیوں کا بھی خاص خیال رکھا ہے۔ حتّٰی کہ جانوروں تک کے حقوق بھی قائم کر دیئے ہیں۔

اسلام سے قبل جانوروں پر بیسیوں طرح سے ظلم کیا جاتا تھا جن میں ایک طریق یہ بھی تھا کہ جانور کو کسی چیز سے باندھ کر اس پر نشانے لگاتے تھے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قسم کے جانوروں کے گوشت کو کھانا ناجائز قرار دیا اور عام حکم دے دیا کہ کسی بھی ذی روح چیز کو اس طرح نشانہ نہ بنایا جائے۔

(ترمذی ابواب الصید)

اسی طرح ایک لڑکا مرغی کو باندھ کر تیر کا نشانہ بنا رہا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے مرغی کو کھول دیا اور مرغی کے ساتھ اس لڑکے کو لے کر اس کے خاندان میں آ گئے اور کہا کہ اپنے بیٹے کو اس سے منع کرو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس طریق سے جانور یا کسی اور جاندار کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح کچھ اور لوگ بھی مُرغی کو نشانہ بنا رہے تھے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ وہاں سے گزرے تو وہ لوگ بھاگ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا ایسا کس نے کیا ہے؟ جو لوگ ایسا کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملعون قرار دیا ہے۔ (بخاری)

اِس سے بھی ظالمانہ اور بے رحمانہ طریق یہ تھا کہ زندہ اونٹ کی کوہان اور دُنبہ کی چکی کاٹ کر کھاتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آکر یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ اِس طریق سے زندہ جانور کا جو گوشت کاٹ کر کھایا جاتا ہے وہ مُردار ہے۔ (ترمذی ابواب الصید)

یہ ایک خاص صورت تھی لیکن عموماً زندہ جانوروں کے مُثلہ کرنے یا ان کے کسی عضو کے کاٹنے کی ممانعت فرمائی اور ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجی۔ (بخاری)

بلا ضرورت کسی جانور کے قتل کرنے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا۔

(مستدرک)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ کسی نے اگر چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا تو خدا تعالیٰ اس کے متعلق اُس سے بازپرس کرے گا۔ صحابہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے۔ یہ نہیں کہ اُس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔ (مشکوٰۃ)

سنن نسائی میں ہے کہ جو شخص چڑیا کو بلا ضرورت مارے گا وہ قیامت کے دن خدا کے حضور فریاد کرے گی کہ فلاں نے مجھ کو بغیر ضرورت کے مارا اور اس سے اُس کو کوئی فائدہ نہ تھا۔

جن جانوروں سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے اور وہ نقصان نہیں پہنچاتے ان کو مارنا بھی جائز نہیں چنانچہ آپؐ نے خاص طور پر چیونٹی، شہد کی مکھی اور ہُدہُد کے مارنے کی ممانعت فرمائی۔ (نسائی)

جو جانور ضرورتاً مارے یا ذبح کئے جاتے ہیں اُن کے مارنے یا ذبح کرنے میں بھی نرمی کا حکم دیا۔ ایک حدیث میں نبی پاکؐ نے فرمایا کہ خدا نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے اس لئے جب تم لوگ کسی جانور کو مارو تو اچھے طریقہ سے مارو۔ جب ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔ تم میں سے ہر شخص اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔ (مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے کہا کہ میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ فرمایا اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو خدا تم پر رحم کرے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

یہی وجہ ہے کہ دانت سے کاٹ کر یا ناخن سے خراش دے کر ذبح کرنے سے منع فرمایا (نسائی) کیونکہ اِس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جانوروں پر اس قدر زیادہ ظلم کا سبب یہ تھا کہ عرب لوگ اسے گناہ نہیں سمجھتے تھے۔

رسول اللہؐ نے انہیں بتایا کہ جس طرح انسانوں کو ایذا پہنچانا ایک شرعی جرم ہے۔ اس طرح جانوروں کی ایذا رسانی بھی ایک مذہبی گناہ ہے۔ چنانچہ ایک عورت کے متعلق آپؐ نے فرمایا اس کو صرف اس لئے عذاب دیا گیا کہ اُس نے ایک بلی کو باندھ دیا اور اس کو کھانا پانی کچھ نہ دیا اور آخر وہ اسی حالت میں مر گئی۔ (بخاری)

لوگ چونکہ انسانوں کی نسبت جانوروں سے زیادہ سختی کرتے اور انہیں ستاتے تھے اس لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جانوروں کے ساتھ جو بدسلوکیاں کرتے ہو اگر خدا ان کو معاف کر دے تو سمجھو کہ اُس نے بکثرت گناہ معاف کر دیئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۷)

ایک دفعہ آپؐ صحابہؓ کے ساتھ کسی سفر کے پڑاؤ میں تھے آپؐ ضرورت کے وقت کہیں باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ ایک صحابیؓ نے اپنا چولھا ایسی جگہ جلایا ہے جہاں زمین پر یا درخت میں چیونٹیوں کا سوراخ تھا۔ یہ دیکھ کر آپؐ نے دریافت کیا کہ ایسا کس نے کیا ہے؟ اُس صحابی نے کہا یا رسول اللہ! میں نے کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا بجھاؤ، بجھاؤ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۱) غرض یہ تھی کہ اِن چیونٹیوں کو تکلیف نہ پہنچے یا یہ جل نہ جائیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک پیغمبر کسی درخت کے نیچے اُترے تو اُن کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ انہوں نے اپنا سامان اُس جگہ سے ہٹایا پھر تمام چیونٹیوں کو آگ سے جلا دیا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے انہیں وحی کے ذریعہ متنبہ کیا کہ صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں جلایا (بخاری) یعنی قصاص کی مستحق صرف وہی چیونٹی تھی جس نے کاٹا تمام چیونٹیوں کا قصور نہ تھا۔

حدیث میں ہے کہ ایک سفرِ جہاد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک چڑیا کے دو بچے پکڑ لائے۔ چڑیا فرطِ محبت سے اُن کے گرد منڈلانے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا اس کے بچوں کو پکڑ کر کس نے اسے بے قرار کیا ہے، اس کے بچوں کو چھوڑ دو۔

آپؐ نے چیونٹیوں کے ایک سوراخ پر آگ جلی ہوئی دیکھی تو فرمایا آگ کی سزا دینا صرف خدا ہی کے لئے سزاوار ہے۔

(ابوداؤد)

جس طرح عربوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ جانوروں کو ستانے اور دُکھ درد پہنچانے سے گناہ ہوتا ہے اُسی طرح وہ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک پر ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ اسی عدم واقفیت کی بنا پر ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خاص اپنے اونٹوں کے لئے جو حوض بنائے ہیں اُن پر بھولے بھٹکے اونٹ بھی آجاتے ہیں اگر میں اُن کو پانی پلا دوں تو کیا مجھ کو اس پر ثواب ملے گا؟ فرمایا کہ ہر پیاسے کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے پر ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا کہ اس کو سخت پیاس لگی۔ اتفاق سے اس کو ایک کنواں مل گیا۔ اُس نے کنوئیں میں اُتر کر پانی پیا۔ کنوئیں سے نکلا تو دیکھا کہ ایک کُتا پیاس سے زبان نکال رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اُس نے اپنی پیاس کی شدت کو یاد کر کے اس پر ترس کھایا اور کنوئیں میں اُتر کر پانی لایا اور اُس کو پلایا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا یہ عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول ہؤا اور اُس نے اُس کو بخش دیا۔ صحابہ کرامؓ نے یہ واقعہ سُنا تو عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ سلوک کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔ فرمایا ہر ذی حیات کے ساتھ رحم کا سلوک کرنا موجب ثواب ہے۔ (بخاری)

میرے ماں باپ قربان جائیں آپؐ پر کتنا شفیق اور مہربان دل تھا آپؐ کے سینہ میں کہ جانوروں کے علاوہ نباتات کی پرورش اور خدمت کو بھی اجر کا موجب بتایا۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو مسلمان درخت نصب کرتا ہے، یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھاتا ہے تو یہ ایک صدقہ یعنی ثواب کا کام ہے۔ (بخاری)

عملی سلوک کے متعدد اصول

۱۔ آپؐ نے جانوروں کے آرام و آسائش کا بھی خیال رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ سرسبزی اور شادابی کے زمانہ میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین کی سرسبزی سے فائدہ پہنچاؤ اور جب قحط کے زمانے میں سفر کرو تو ان کو تیزی سے چلاؤ تاکہ قحط اور خشک سالی کے سبب گھاس اور پانی کی وجہ سے جو تکالیف پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے اس سے نجات پاؤ۔ (مسلم)

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ کے ساتھ لگ گیا تھا۔ فرمایا ان بے زبان جانوروں کے بارہ میں خدا سے ڈرو۔ ان پر سوار ہو تو ان کو اچھی حالت میں رکھ کر سوار ہؤا کرو اور اگر ان کو کھاؤ تو اچھی حالت میں رکھ کر کھاؤ۔ (ابوداؤد)

ایک بار آپؐ ایک انصاری کے باغ میں رفع حاجت کے لئے گئے۔ اس میں ایک اونٹ تھا جو آپؐ کو دیکھ کر بلبلایا اور آب دیدہ ہو گیا۔ آپؐ اس کے پاس گئے اور اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے آگے آ کر کہا کہ یہ میرا ہے اے اللہ کے نبیؐ! فرمایا اس جانور کے بارہ میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس پر جبر کرتے ہو۔ (ابوداؤد)

۲۔ آپؐ نے جانوروں کے مُنہ پر مارنے یا داغ دینے کی ممانعت فرمائی اور ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا۔ (ابوداؤد)

۳۔ جانوروں کے باہم لڑانے سے بھی منع فرمایا۔ (ابوداؤد) اس سے وہ ناحق زخمی ہو کر تکلیف پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جانوروں سے حسنِ سلوک کے بارے میں حضورؐ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؕ

خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس ملتوی کر دی گئی

نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا

چونکہ ملک کے جملہ سیکنڈری بورڈز نے میٹرک کے امتحانات ملتوی کر دیئے ہیں اور خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں زیادہ تر طلبہ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو کر شامل ہؤا کرتے تھے۔ لہٰذا یہ مرکزی تربیتی کلاس غیر معیّنہ مدّت کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ یہ کلاس ۱۳؍ ہجرت/مئی تا ۲۶؍ ہجرت/مئی منعقد ہو رہی تھی۔ نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

قائدینِ اضلاع اور قائدینِ مجالس سے درخواست ہے کہ جملہ خدام کو اطلاع فرما دیں۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس)

مرکزی امتحانات

قائدین کرام سالانہ مرکزی امتحانات اطفال اور خدام کے پرچہ جات کے مطالبات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرے ماموں مکرم محمد یعقوب صاحب کندھے اور بازوؤں میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور ریلوے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا کرے۔ آمین (نور الحق منظر گنج مغلپورہ لاہور)

۲۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری لال دین صاحب مرحوم اور محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم مجید احمد صاحب قائد ضلع مجالس خدام الاحمدیہ بہاولنگر عرصہ سے بیمار ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد حق معلّم وقفِ جدید چک ۱۶۶ مراد محمود آباد ضلع بہاولنگر)

۳۔ خاکسار نے بی۔ ایڈ کا امتحان دیا ہے احباب کرام سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ میری نانی امّی جان بیمار ہیں ان کی صحتِ کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حافظ مبارک علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے بیٹے عزیزم چوہدری منصور احمد المعروف ایم۔ اے ناصر بی۔ اے بی ایڈ سینئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چک ۳۳ جنوبی قضائے الٰہی سے مورخہ ۲۴/۴ کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص احمدی نوجوان تھے۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم نے ایک بچی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔

(چوہدری محمد ابراہیم چک نمبر ۲۹ جنوبی ضلع سرگودھا)

امراءِ کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ و موصیانِ کرام توجہ فرمائیں

(ادائیگی بقایا جات کے لئے مہلت کا حصول)

تمام ایسے موصی صاحبان جو چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہوں۔ براہِ کرم وہ فوری طور پر اپنے بقایا جات کی ادائیگی فرماویں اور اگر انہیں کوئی مجبوری درپیش ہے تو اپنی وجوہات تحریر کر کے اپنی جماعت کی مجلسِ عاملہ کی وساطت سے مجلس کارپرداز سے معیّن عرصہ میں ادائیگی بقایا بذریعہ اقساط کی اجازت حاصل کریں۔

(بقایا حصہ آمد زیادہ سے زیادہ تین سال میں ادا ہو جانا چاہیئے)

بصورتِ دیگر دفتر وصیت حسب قاعدہ نمبر ۲۰۹ ان کی وصایا کی منسوخی کی کارروائی کرنے پر مجبور ہو گا اور موصیان کرام کو اس پر شکوہ نہیں ہونا چاہیئے۔

امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا اعلان سے تمام موصیان کو مطلع کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض بجا لانے کی اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی تربیتی اور علمی خدمات سے فائدہ اٹھائیں! (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۹۶

میں امۃ الرشید زوجہ صادق محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے بذمہ خاوند (۲) زیور طلائی ۱½ تولہ مالیتی ۷۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الرشید زوجہ صادق محمد صاحب فضل منزل جیکری ایریا ربوہ۔ گواہ شد: مولوی صالح محمد ابن فضل محمد صاحب فضل منزل جیکری ایریا ربوہ۔ گواہ شد: شریف احمد وصیت نمبر ۱۹۴۳۵ ربوہ

مسل نمبر ۲۳۰۹۷

میں پروین اشتیاق زوجہ اشتیاق احمد بھٹی صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۵۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین سیکنڈ ہینڈ مالیتی ۴۰۰/- روپے (۳) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: پروین اشتیاق مکان ۲۵۷/۱ انڈپڑ گوالمنڈی راولپنڈی۔ گواہ شد: محمد اشرف اللہ بھٹی صدر حلقہ جماعت احمدیہ انڈپورہ۔ گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع صدیقی صدر موصیان پنڈی بھٹیاں۔

مسل نمبر ۲۳۰۹۸

میں سلیمہ صادقہ زوجہ شریف احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۲۱۵/- روپے (۲) حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: سلیمہ صادقہ زوجہ شریف احمد شاہ صاحب ۶/۷۷ مقبرہ پانڈی شاہ گجرات۔ گواہ شد: میرزا احمد خان امیر جماعت احمدیہ گجرات۔ گواہ شد: ظفر علی سرمہی۔ وصیت نمبر ۲۰۰۷۵

مسل نمبر ۲۳۰۹۹

میں ثمینہ سعید زوجہ ریاض احمد سعید صاحب قوم راجپوت نارو پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۲۵۰۰/- روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے (۳) گھڑی دستی اومیگا مالیتی ۱۱۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: ثمینہ سعید ۵/۲۳۵-۱-S سعود آباد کالونی کراچی۔ گواہ شد: الحاج محمد شفیع ہاشمی ولد محمد عظیم صاحب ہاشمی۔ کراچی۔ موصی وصیت نمبر ۱۷۵۶۱۔ گواہ شد: ریاض احمد سعید خاوند موصیہ کراچی ۲۷/۲۔

مسل نمبر ۲۳۱۰۰

میں ملک جاوید یونس ولد ملک محمد یونس خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن مری ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۰۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ملک جاوید یونس 113-3/2 PECHS کراچی۔ گواہ شد: رائے عبد القدیر وصیت نمبر ۲۱۰۱۶ کراچی۔ گواہ شد: ملک عبد السلام نوید وصیت نمبر ۲۱۸۱۴ کراچی

مسل نمبر ۲۳۱۰۱

میں نصرت جہاں بنت ملک بشیر احمد خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن 2/E-185 کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت ۱۰۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ: نصرت جہاں بنت ملک بشیر احمد خان صاحب 2/E-185 PECHS کراچی گواہ شد: رائے عبد القدیر وصیت نمبر ۲۱۰۱۶ کراچی گواہ شد: ملک بشیر احمد وصیت نمبر ۱۱۲۶۲ کراچی

مسل نمبر ۲۳۱۰۲

میں خورشید احمد ولد محمد صدیق صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خادم مسجد عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۲۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے العبد: خورشید احمد 115/A دارالذکر گڑھی شاہو لاہور۔ گواہ شد: عبد المنان خان ۸/۳۲۳ علامہ اقبال روڈ لاہور۔ گواہ شد: محمد شریف انسپکٹر بیت المال متعینہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۱۰۳

میں مرزا سفیر احمد ولد مرزا منیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۲۷/۴/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مرزا سفیر احمد پاکستان چیپ بورڈ پوسٹ بکس نمبر ۱۸ جہلم۔ گواہ شد: محمد حمید احمد نمبر ۸۸۲۷ گواہ شد: محمد اسلم ایاز ولد الحاج محمد رمضان صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۰۴

میں خیر الدین ولد امام الدین صاحب قوم حبشی پیشہ مزدوری عمر ۹۰ سال بیعت اپریل ۱۹۱۹ء ساکن کوٹڑی ضلع دادو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ بصورت مزدوری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ خیر الدین ولد امام الدین صاحب کوٹھی لیاقت روڈ معرفت نذیر احمد دوکان نمبر ۶۷۷ باربر شاپ کوٹڑی ضلع دادو (سندھ) گواہ شد: سیٹھ محمد الدین وصیت نمبر ۱۶۲۳۶ رحمت بازار ربوہ۔ گواہ شد۔ فضل الدین نیگوی سیکرٹری رہایا ربوہ دفتر فوڈ گرین۔

اپنی تجارت کے فروغ کے لئے الفضل میں
اشتہار دیجئے!

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

سالِ رواں کا ۱/۳ حصہ گذر چکا ہے لیکن ابھی تک وقفِ جدید کی وصولی کُل بجٹ کا ۱/۶ ہے یعنی موجودہ رفتار آمد متوقع رفتار سے نصف ہے۔

ہمیں احساس ہے کہ موجودہ پریشان کُن اور اُکھڑے اُکھڑے حالات کے پیشِ نظر اکثر شہری اور قصباتی جماعتوں کو بہت سی عملی دشواریاں درپیش ہیں لیکن ساتھ ہی اس تاریخی حقیقت کی طرف بھی نظر جاتی ہے کہ کبھی کوئی روک اور کوئی مشکل جماعت کے قدم سُست نہیں کر سکی یہ وہ جماعت ہے جس پر قرآن کریم کی اِس آیت کا اطلاق بڑی شان کے ساتھ ہوتا ہے

ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ

کہ یہ لوگ تنگی کے باوجود دینی ضروریات کو ذاتی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ موجودہ دَور میں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ مخلص جماعت پوری قوت اور شان کے ساتھ اِس آیت کا مصداق ثابت ہوگی اور عہدیدارانِ جماعت غیر معمولی محنت اور کوشش سے کام کر کے گذشتہ کمی کو پورا فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولوں کے لئے کیمسٹری، ریاضی اور فزکس مضامین میں ایم ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع فوٹوسٹیٹ نقول ایم ایس سی اور بی ایس سی ڈگریز ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ہوائی حادثہ میں ایک ہونہار نوجوان کی شہادت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ فلائنگ آفیسر عزیز ابرار احمد خان سُوری ابن مکرم ڈاکٹر انوار احمد خان صاحب سُوری مورخہ ۶؍مئی ۱۹۷۷ء کو ماڑی پور کراچی میں ہوائی جہاز کے ایک حادثہ میں شہید ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نعش کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز سرگودہا اور وہاں سے بذریعہ ایمبولنس پونے ایک بجے شب ربوہ پہنچائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اگلے دن پونے دس بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے جس کے بعد قبرستان عام میں عزیز کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔

عزیز مرحوم مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب افسر پراویڈنٹ فنڈ کی بھانجی کے بیٹے اور مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب (خلافت لائبریری) کے ماموں زاد بھائی کے بیٹے تھے۔ عمر صرف ۲۳ سال تھی۔ سروس کا ریکارڈ نہایت شاندار رہا۔ جہاں بھی رہے اپنے افسروں اور دوستوں میں بے حد ہر دلعزیز رہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات دے نیز ان کے والدین کو اس صدمۂ عظیم کو صبرِ جمیل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے بیٹے حافظ برہان محمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کو سائیکل ریس میں ڈیڑھ ہفتہ قبل حادثہ پیش آگیا تھا جس کی وجہ سے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اب [illegible] قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور جلد اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور کامیاب و بامراد زندگی بخشے آمین

(خاکسار فتح محمد خان کلرک ضلعوار وصوبائی سرگودہا)

(۲) میرے بھائی عزیزم کیپٹن عبد الرشید تاج جو کہ شپنگ کارپوریشن میں ملازم ہیں شدید بیمار ہیں اور لندن ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم کرم الدین دار النصر غربی ربوہ)

وَسِّعْ مَکَانَکَ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے بیرکس کی تعمیر کا سلسلہ گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا اور ان کی تعمیر کے اخراجات کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں۔

لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ ڈیرہ غازیخان۔
لائلپور۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نوابشاہ۔ حیدرآباد۔
دادو۔ بدین۔ سانگھڑ۔ تھرپارکر۔

ان اضلاع میں سے لائلپور۔ گجرات اور کیمبلپور کی جماعتوں نے تو تعمیر بیرکس کے چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دی ہے لیکن بقیہ اضلاع نے اِس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے بیرکس کی تعمیر میں تاخیر ہو رہی ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں تا جلسہ سالانہ سے قبل تیار ہو جائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر بیرکس کھاتہ ۶۸۵۵/۲-۲۶-۲۷ میں جمع کروانے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(ناظر ضیافت)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۲۲؍اپریل ۱۹۷۷ء کو مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ راولپنڈی نے مسجد احمدیہ نور راولپنڈی میں عزیزہ جمیلہ اختر صاحبہ بنت محمد امجد علی صاحب راولپنڈی کا نکاح مکرم کیپٹن ڈاکٹر منور احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عظیم صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(عبد المالک شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال راولپنڈی)

۲۔ مورخہ ۲۲؍اپریل ۱۹۷۷ء کو میرے بھانجے عزیزم آغا عبد الکریم صاحب عابد ابن مکرم آغا محمد امین صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ بنت برادرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کاشمیری چمڑہ منڈی لائلپور بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر مکرم حافظ محمد اکرم صاحب نے بر مکان برادرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کاشمیری پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اپنی برکتوں اور فضلوں کا وافر حصہ عطا فرماوے۔ آمین

(ہومیو ڈاکٹر خواجہ عبد الکریم خالد مہدی محلہ گوجرہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مع مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں۔ منیجر ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ